پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

کیسے ہوتی کوئی نسبت کسی دربار کے ساتھ
ربط اپنا جو تھا اک دلِ خود دار کے ساتھ

کون کہتا ہے کہ موت اُس کو بھی آ جاتی ہے
زندہ جاوید ہے جو شوخیٔ کردار کے ساتھ

دل ہے لبریز میرا جامِ غنا سے ہمدم
نہ ہے زر سے کوئی رشتہ نہ ہے زردار کے ساتھ

میں نے دیکھا نہ کوئی شخص کہیں اُس جیسا
جس کا گہرا ہے تعلق میرے اشعار کے ساتھ

عہدِ افرنگ میں ہم شوقِ شہادت لے کر
راہِ حق پہ چلے ہیں جذبۂ بیدار کے ساتھ

ہم ہی تھے اہلِ جنوں عہدِ سیاہ میں جن کا
پیچ زنداں سے پڑا اور کبھی دار کے ساتھ

وہ جو آیا نہ کبھی لوٹ کے جانے والا
دل کے آنگن میں وہ رہتا ہے بڑے پیار کے ساتھ

جی یہ چاہے اسے جاں میں سما لوں اپنی
جس نے جیتا ہے یہ دل جذبۂ ایثار کے ساتھ

چلو اس عزم سے اب منزل حق کی جانب
”راستے کانپ اٹھیں گرمیٔ رفتار کے ساتھ“ (۱)

دل میں اک چہرا سجا رکھا ہے میں نے ایسے
”جیسے تصویر لگا دے کوئی دیوار کے ساتھ“ (۲)

کیا یہ ممکن ہے کہ وہ شخص بھی ہو بزدل خالدؔ
جس کو نسبت ہو بھلا حلقۂ احرار کے ساتھ

(۱) خیال امروہی (۲) میر تقی میر